REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم شنبہ ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱/

جلد ۴۷/۱۲ ‖ ۱۸ صلح ۱۳۳۷ ہش ۱۸ جنوری ۱۹۵۸ء ‖ نمبر ۱۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۷ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

پاکستانی لیڈروں سے ڈاکٹر سوکارنو کے متوقع مذاکرات

عالمی صورت حال اور ہالینڈ اور انڈونیشیا کے باہمی اختلافات پر تبادلۂ خیالات کا امکان

کراچی ۱۷ جنوری۔ باخبر حلقوں کی طرف سے اب تک جن خیالات کا اظہار ہوتا رہا ہے۔ ان کی روشنی میں عام اندازہ یہی ہے کہ آیندہ ہفتہ جب انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوکارنو پاکستان آئیں گے۔ تو پاکستانی لیڈروں کے ساتھ تبادلۂ خیالات کے وقت زیر غور مسائل میں عالمی صورت حال اور ہالینڈ اور انڈونیشیا کے باہمی اختلافات کو خاص اہمیت حاصل ہوگی۔ انڈونیشی صدر ۲۰ جنوری کو ۵ بجے شام کراچی پہونچیں گے ان کے پہونچنے کے بعد چند گھنٹوں کے اندر اندر وزیر اعظم ملک فیروز خان نون ان سے ملیں گے اور ابتدائی بات چیت کریں گے۔ دوسرے دن صدر سوکارنو صدر سکندر مرزا سے ملاقات کرکے ان سے باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلۂ خیالات کریں گے۔ خیال ہے کہ یہ ملاقات خاصی طویل ہوگی۔ اور کئی گھنٹے تک جاری رہے گی۔

۲۲ جنوری کو وہ ہوائی جہاز کے ذریعہ کراچی سے لاہور جائیں گے۔ جہاں وہ تاریخی عمارات دیکھنے کے علاوہ صوبائی وزیر اعلیٰ سے بات چیت کریں گے۔ اور صوبائی گورنر کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھائیں گے اسی شام کو آپ کراچی واپس پہنچ جائیں گے اور ۲۳ جنوری کو کولمبو روانہ ہو جائیں گے سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ ڈاکٹر سوکارنو کے موجودہ دورہ کا مقصد انڈونیشیا سے ولندیزی اثر کو ختم کرنے سے متعلق اپنی حکومت کی پالیسی کے بارہ میں مختلف ممالک کی حمایت حاصل کرنا ہے ؛

قومی پارلیمنٹ کا بجٹ اجلاس ماہ فروری میں منعقد ہوگا

تاریخ کا آخری فیصلہ یورپ سے وزیر خزانہ کی واپسی پر کیا جائیگا

کراچی ۱۶ جنوری۔ معتبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق قومی اسمبلی کا بجٹ سیشن فروری کے دوسرے ہفتہ میں شروع ہوگا۔ اس بارہ میں ابتدائی فیصلہ کر لیا گیا ہے تاہم آخری فیصلہ یورپ اور برطانیہ سے وزیر خزانہ سید امجد علی کی واپسی کے بعد ہی کیا جائے گا۔ پروگرام کے مطابق وہ ہفتہ کے روز کراچی واپس پہنچ رہے ہیں۔

ایک اطلاع کے مطابق مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ بھی آئندہ ماہ کے دوران مغربی پاکستان اسمبلی کا بجٹ سیشن منعقد کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن خیال یہی ہے کہ صوبائی بجٹ مرکزی بجٹ پاس ہونے کے بعد ہی صوبائی اسمبلی میں زیر غور آئیگا۔

مسٹر میکملن سیلون پہنچ گئے

کولمبو ۱۷ جنوری۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن ممالک دولت مشترکہ کے دورہ کے سلسلہ میں کل بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے سیلون پہنچ گئے۔ ہوائی اڈہ پر سیلون کے وزیر اعظم مسٹر بندرانائکے نے ان کا استقبال کیا۔

مارشل بلگانن کے خط کا برطانوی جواب

ماسکو ۱۷ جنوری۔ برطانوی سفیر مقیم ماسکو سر پیٹرک ریلے نے کل برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن کی طرف سے روسی وزیر اعظم مارشل بلگانن کے ۱۰ دسمبر والے خط کا جواب روسی وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو کو پہنچا دیا ؛

مسٹر سیلون لائیڈ سے تخفیف اسلحہ اور مشرق وسطیٰ کے مسائل پر بات چیت کریں گے ؛

پشاور میں امریکی قونصل خانہ کھولنے کے انتظامات

پشاور ۱۷ جنوری۔ حکومت امریکہ پشاور میں بھی اپنا ایک قونصل خانہ کھولنے کا انتظام کر رہی ہے۔ خیال ہے کہ اس سال ماہ اپریل سے یہ قونصل خانہ کام شروع کر دے گا۔ اس سفارت خانے کے لئے مسٹر گارڈن ڈیل کنگ کو وائس قونصل نامزد کیا گیا ہے۔ وہ کابل سے پشاور پہنچ گئے ہیں۔

اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل لنڈن میں

لنڈن ۱۷ جنوری۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ کل نیویارک سے لنڈن پہنچے۔ وہ اپنے ۳۶ گھنٹے کے قیام میں برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ...

اتوار کو روسی وفد کراچی پہنچ رہا ہے

کراچی ۱۷ جنوری۔ پاکستان کی قومی اسمبلی کی دعوت پر سپریم سوویٹ کا دس ممبران پر مشتمل ایک وفد اتوار کو کراچی پہنچ رہا ہے۔ وفد دو ہفتہ پاکستان میں قیام کرے گا۔ اور اس عرصہ میں مغربی اور مشرقی پاکستان کے مختلف حصوں میں جائے گا ؛

ہندوستان کو امریکی امداد کی پیشکش

واشنگٹن ۱۷ جنوری۔ امریکہ نے بھارت کے دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے لئے ۲۹ کروڑ ڈالر کی امداد کی پیشکش کی ہے۔ یہ امداد زیادہ تر قرضہ کی شکل میں دی جائے گی۔ علاوہ ازیں امریکہ نے اس بات پر بھی آمادگی ظاہر کی ہے۔ کہ وہ بھارت کے ہاتھ ۶ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کا فاضل گیہوں بھی فروخت کردے گا۔ امید ہے کہ اس بارہ میں بات چیت کرنے کے لئے عنقریب ایک بھارتی وفد واشنگٹن آئے گا ؛

پیرو میں شدید زلزلہ

لیما (پیرو) ۱۷ جنوری۔ کل یہاں لیما شہر سے ۵۰۰ میل جنوب کی جانب شدید زلزلہ آیا۔ جو دو منٹ تک جاری رہا۔ اریکیوپا نامی شہر میں ۱۳ افراد ہلاک ہو گئے۔ اور شہر کا ایک حصہ بالکل تباہ ہو گیا ؛

ہسپتالوں کیلئے ۴ لاکھ ۲۰ ہزار روپے کی منظوری

لاہور ۱۷ جنوری۔ حکومت مغربی پاکستان نے سماجی بھلائی کی منظور شدہ گرانٹ میں سے سندھ کے چھ اضلاع میں ہسپتالوں کے لئے طبی امداد

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۵۸ء

ملّائیت

صدر سکندر مرزا نے مروّجہ ملّائیت کے خلاف آواز کیا اٹھائی کہ بھڑوں کے چھتہ کو چھیڑ لیا ہے چنانچہ اخبار تسنیم کی اشاعت مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۵۸ء میں مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی ہے۔

"باغ بیرون موچی دروازہ لاہور میں ۳۲ ہزار سے زائد افراد کے ایک عظیم الشان اجتماع نے آج صدر سکندر مرزا سے مطالبہ کیا کہ انہوں نے لاہور میں ۲۹ دسمبر کو اسلامی مذاکرہ کا افتتاح کرتے ہوئے پاکستانی علماء کے متعلق ملّا ازم کی آڑ میں جو توہین آمیز الفاظ استعمال کئے تھے انہیں واپس لیں۔"

(تسنیم ۱۳ جنوری ۱۹۵۸ء)

جو قرارداد اس اجلاس میں پاس ہوئی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ

"صدر مملکت نے ان خادمان دین کو اپنی طرف سے رسوا کرنے کا دانستہ اقدام کیا۔ جو صدیوں سے مسجد اور دین کی خدمت میں ہزار مشکلات کے باوجود مصروف ہیں.... اس اجلاس میں جس کی صدارت مولانا عبدالستار خان نیازی نے کی۔ ماسٹر تاج الدین انصاری انجمن خدام دین کے صدر مولانا احمد علی مولانا محمد علی جالندھری جمعیت العلماء اسلام کے صدر مولانا غلام غوث ہزاروی اور دیگر مقررین نے تقریریں کیں۔"

(تسنیم ۱۳ جنوری ۱۹۵۸ء)

ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ مساجد مدتوں اسلامی علوم کا مرکز رہی ہیں اور بہت سے علمائے حق نے مساجد میں بیٹھ کر اسلام کی بے نظیر خدمات سرانجام دی ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آج بھی تمام مساجد میں واقعی کوئی صحیح خدمت ادا ہو رہی ہے۔ ہماری دانست میں صدر سکندر مرزا کے اقوال ہرگز ان علمائے حق کے متعلق نہیں ہیں جو پہلے بھی اور اب بھی مساجد میں بیٹھ کر اسلام کی صحیح خدمت کر رہے ہیں۔ بلکہ جو ملّائیت آج عالم اسلام کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی ہے اور جو صدیوں سے اسلام کی اجارہ دار بنی ہوئی ہے۔ اس پر سکندر مرزا کے الفاظ ضرور لفظ بلفظ صادق آتے ہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ جن لوگوں نے یہ جلسہ برپا کیا ہے۔ انہوں نے بے علم اور سیدھے سادھے مسلمانوں کو سخت گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے خود ان کے نام ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ وہ ایسے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں جنہوں نے ہمیشہ اپنے ذاتی مفاد اور سیاسی اغراض کے لئے مسلمانوں کے ایمان سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔

ان میں سے تقریباً ہر ایک نے گزشتہ فسادات پنجاب میں لیڈنگ حصہ لیا تھا لیکن جب پکڑ دھکڑ ہونے لگی تو عوام کو مارشل لاء کے حوالے کر کے خود بھیس بدل کر کہیں غائب ہو گئے۔ جس ملّائیت کی صدر سکندر مرزا نے مذمت کی ہے۔ اس کے کارنامے شیعہ سنی۔ دیوبندی بریلوی وغیرہ فسادات کی صورت میں نمایاں ہیں۔ اسی ملّائیت کا ایک تازہ کارنامہ ابھی چند دن ہوئے پشاور میں ظہور پذیر ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو خبر۔

"پشاور ۱۰ جنوری (سٹاف رپورٹر) ٹھیک دو بجے پروگرام کے مطابق چوک یادگار میں مسلمانان پشاور کا ایک جلسہ عام زیر صدارت الحاج محمد خان میر جلالی منعقد ہوا۔ اجلاس میں متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی گئی۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔ مسلمانان پشاور کا یہ عظیم الشان جلسہ عام اس بزدلانہ اور عاقبت نا اندیشانہ اقدام پر انتہائی غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ جو مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی مفتی سرحد پر قاتلانہ حملہ کی صورت میں کیا گیا ہے یہ جلسہ عام تشدد آمیز رجحانات کو انتہائی نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور اسے منظم سازش کا نتیجہ سمجھتا ہے۔ بنا بریں یہ اجتماع افسران بالا اور حکام پشاور سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اس سازش کی مکمل تحقیقات کی جائے۔"

(شہباز ۱۲ جنوری ۱۹۵۸ء)

اس ضمن میں ہم اس قدر مزید کہنا چاہتے ہیں کہ پاکستان میں ایسے واقعات اس وقت تک ہرگز ختم نہیں ہو سکتے جب تک ایسے لوگوں کو جنہوں نے موچی دروازہ لاہور میں متذکرہ بالا اجلاس منعقد کر کے صدر سکندر مرزا کے خلاف سیدھے سادھے مسلمانوں کو برانگیختہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ دوسروں کے خلاف اشتعال انگیزی کرنے سے نہ روکا جائے گا۔ اور کوئی ایسا قانون نہ بنایا جائے گا۔ جس میں عقائدی اختلافات پر اشتعال انگیزی کو شدید جرم نہ قرار دیا جائے گا۔ یہی لوگ ہیں جو عوام کی بے علمی اور سادگی سے ہر وقت ناجائز فائدہ اٹھانے کی تاڑ میں لگے رہتے ہیں۔ اگرچہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ عوام اب ان کے بھرّوں میں کم ہی آتے ہیں۔ وہ گزشتہ فسادات پنجاب میں ان پر اعتبار کر کے کافی عبرت حاصل کر چکے ہیں ؀

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے ؀

ضروری وضاحت

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اندرون پاکستان کی تبلیغ کو وسیع اور منظم طریق پر چلانے کے لئے وقف جدید کی تحریک فرمائی تھی۔ اس تحریک کے دو حصے ہیں۔

اوّل۔ ہر وہ احمدی جو تبلیغی شوق رکھتا ہو اور تعلیم کم از کم پرائمری تک ہو۔ اس تحریک کے ماتحت اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرے۔

دوم۔ ہر احمدی کو چاہیئے۔ کہ وہ کم از کم چھ روپے سالانہ "وقف جدید" کی مد میں دے۔ یہ چندہ دوست اپنی اپنی جماعتوں میں بھی ادا کر سکتے ہیں۔ مگر جو دوست براہ راست بھجوانا چاہیں انہیں یہ رقوم "امانت وقف جدید" میں افسر صاحب امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام بھجوانی چاہئیں۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہی ایک اور تحریک مقامی اصلاح و ارشاد کے لئے مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے پیش کی تھی جس میں شریک ہونے والوں کے لئے ۲۵ روپے ماہوار ادائیگی کی شرط ہے۔ یہ دونوں الگ الگ تحریکات ہیں دوست اس فرق کو ملحوظ رکھیں ؀

انچارج دفتر وقف جدید دفتر پرائیویٹ سکرٹری ربوہ

مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی وفات پر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن گجرات کی قرارداد تعزیت

ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن گجرات کا یہ ہنگامی اجلاس اپنے مخلص دوست اور ساتھی جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی اچانک اور بے وقت وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ ہم ان کی وفات سے نہ صرف ایک دیرینہ ہمدرد دوست کی رفاقت سے محروم ہو گئے ہیں۔ بلکہ ایک ایسا عالم ہمارے درمیان سے اٹھ گیا ہے۔ جو ہمہ گیر لیاقت اور تحقیقی صلاحیتوں کا حامل تھا۔ ایسوسی ایشن مرحوم کے غم زدہ خاندان کے ساتھ گہری اور دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ دستخط (محمد اصغر) سکرٹری یکم جنوری ۱۹۵۸ء

پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی مصداق

تقریر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس برموقعہ جلسہ سالانہ

قسط نمبر ۶

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ پر افک اور بہتان کا واقعہ یونہی قصہ کے رنگ میں ذکر نہیں کیا بلکہ اس کے اندر بھی پیشگوئی تھی۔ کہ ایسے افک وبہتان کا واقعہ امتِ محمدیہ میں ہونے والا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان الذین جاؤا بالافك عصبة منكم لا تحسبوه شرا لكم بل هو خير لكم۔ کہ اے مومنو! جن لوگوں نے حضرت عائشہ پر بہتان باندھا ہے وہ تم میں سے ایک جماعت ہے لیکن تم اسے شر مت خیال کرو بلکہ وہ تمہارے لئے خیر کا موجب ہے۔ کیونکہ اس واقعہ نے تمہارے لئے آئندہ زمانہ کے لئے ہدایت کا سامان مہیا کر دیا ہے۔ کہ اگر کسی وقت کسی نیک اور صالح بزرگ پر اسی قسم کا اتہام وبہتان باندھا جائے تو تمہیں ایسے موقعہ پر کیا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ چنانچہ اس زمانہ میں اک بزرگ ہستی کے متعلق جس کے تقدس اور پاکیزہ زندگی اور عفت وعصمت کے خود اکابر منکرینِ خلافت قائل تھے اور جسے اللہ تعالیٰ نے محمود اور یوسف اور حسن و احسان میں مسیح موعود کا نظیر بتایا تھا اور جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دوسری قسم کی رحمت کی تکمیل کا وعدہ دیا تھا۔ اور جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

ان لی کان ابنا صغیرًا
وکان اسمه بشیرًا
فتوفاه الله فی ایام
الرضاع .... فالهمت
من ربی انا نرده
الیك تفضلًا علیك
وكذلك رأت امه
فی رؤیاها ان البشیر
قد جاء وقال انی
اعانقك اشد
المعانقة ولم افارق
بالسرعة فاعطانی
الله ابنا اٰخر وهو
خیرا لمعطین فعلمت
انه هو البشیر و
قد صدق الخبر
فسمیته باسمه
واری حلیة الاوّل
فی جسمه۔"

(سرالخلافۃ صفحہ ۵ طبع دوم)

یعنی میرا ایک چھوٹا بیٹا تھا جس کا نام بشیر (اول) تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے شیر خوارگی میں ہی وفات دیدی۔ تب مجھے اللہ تعالیٰ نے الہام فرما دیا کہ ہم اسے ازراہِ احسان تمہارے پاس واپس بھیج دیں گے۔ ایسا ہی اس بچے کی والدہ نے رؤیا میں دیکھا کہ بشیر آگیا ہے اور کہتا ہے کہ میں آپ سے مضبوطی سے چمٹ جاؤنگا اور جلد جدا نہ ہوں گا۔ اس الہام اور رؤیا کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے دوسرا فرزند بخشا۔ تب میں نے جان لیا کہ یہ وہی بشیر موعود ہے اور خدا تعالیٰ اپنی خبر میں صادق ہے۔ چنانچہ میں نے اس بچے کا نام بشیر ہی رکھا اور مجھے اس کے جسم میں پہلے بشیر کا حلیہ نظر آتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ بشیر ثانی جس کا نام محمود اور مصلح موعود ہے۔ وہ بشیر اوّل کی طرح پاک۔ نور اللہ اور مقدس اور خدا با ماست اور باران رحمت اور مبشر اور بشیر اور ید اللہ بجلال و جمال وغیرہ کی صفات سے متصف ہے۔ پھر اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ دعا فرمائی کہ ؎

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ دعا قبول فرمائی جیسا کہ حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کرونگا دُور اُس مہ سے اندھیرا
دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پس منکرینِ خلافت نے اس محبوبِ الٰہی کے کیریکٹر کو داغدار بنایا جسکی تائید کا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا تھا کہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ دوسری قسم رحمت کی تکمیل فرمائے گا۔ تا اس کی اقتدار اور ہدایت سے لوگ راہِ راست اختیار کرکے نجات پا جائیں۔

اور اس افتراء و بہتان کی اشاعت اس بناء پر جائز سمجھی کہ الزام لگانے والے اور بہتان باندھنے والے آپ کے مریدوں میں سے تھے اور یہ بھول گئے کہ حضرت عائشہؓ پر جنہوں نے افتراء باندھا تھا ان کے متعلق تو اللہ تعالیٰ نے عصبة منكم فرمایا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کی ایک جماعت تھی اور یہاں بہتان تراشنے والے تو مخرجین تھے۔ جنہیں جماعت سے نکال دیا گیا تھا پھر ان میں سے ایک نے بھی چشم دید شاہد ہونیکا اقرار نہیں کیا۔ ان حالات میں مومنوں کا یہ فرض تھا۔ کہ وہ جیسا کہ حضرت عائشہؓ پر بہتان کے ذکر کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی ہے کہتے ما لنا ان نتكلم بهذا سبحانك هذا بهتان عظيم۔ یعنی ایسی بزرگ ہستی کے متعلق ہماری یہ شان نہیں کہ ہم اس کو بیان کریں یہ یقیناً ایک بہتان عظیم ہے۔ نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آئندہ کے لئے یہ نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم مومن ہو تو ایسی بات پھر کبھی نہ کرنا۔ نیز فرمایا کہ جو اس قسم کا بہتان باندھیں گے اور پھر چار عینی گواہ پیش نہ کر سکیں گے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔ اور وہ لُعِنُوا فی الدنيا والآخرة کے مصداق ہیں۔ کہ دنیا اور آخرت میں وہ ملعون ہوں گے۔

پس مومنوں کے لئے حضرت عائشہؓ پر بہتان کے ذکر کرنے میں یہ فائدہ تھا کہ آئندہ جب کبھی ایسا واقعہ ہو تو مومن ایسا بہتان باندھنے والوں کو جھوٹا سمجھیں اور اس کی اشاعت میں حصہ نہ لیں۔ پس آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس الٰہی نصیحت پر عمل کیا اور بہتان لگانے والوں کو جھوٹا قرار دیا اور ان کے افتراء کو آیت سبحانك هذا بهتان عظيم کے مطابق بہتان عظیم قرار دیا۔ لیکن بدقسمت ہیں وہ منکرینِ خلافت جنہوں نے اس نصیحت کی خلاف ورزی کی۔ اور اشاعتِ فحشاء کے مرتکب ہوئے۔

اور ایسا کرنے والے منکرینِ خلافت یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی اس رنگ میں مخالفت کرنا ایک زہر ہے جو انسان کی روحانیت کو تباہ کر دیتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

ان السموم لشر ما فی العالم
ومن السموم عداوة الصلحاء

یعنی زہر اس دُنیا میں بہت بُری چیز ہے اور صلحاء اور راستبازوں کی عداوت بھی ایک مہلک زہر ہے۔

پھر انہوں نے نہ صرف یہ کہ سیدنا محمود مصلح موعود پر افتراء اور بہتان کی اشاعت کی بلکہ کہا کہ:۔

۱۔ وہ منصوبوں اور سازشوں سے خلافت کی گدی پر بیٹھا ہے۔

۲۔ انہوں نے سب سے زیادہ مظالم خود مسیح موعود پر ڈھائے ہیں۔

۳۔ ان کا فتنہ سب فتنوں سے زیادہ خطرناک فتنہ ہے۔

۴۔ وہ مسیح ثانی کی تعلیمات کو بگاڑنے والا پولوس ہے۔

(پیغام صلح ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء)

۵۔ اس نے نعوذ باللہ اپنے بزرگ باپ کو مفتری یعنی کافر۔ کاذب اور دجال قرار دیا۔ (پیغام صلح ۷ مارچ ۱۹۵۷ء)

۶۔ میاں صاحب کی ساری عمر اپنی پیری کے قائم کرنے میں گزری ہے۔ اور اس کے ثبات کے لئے انہوں نے تقویٰ دیانت اور امانت کو بالائے طاق رکھ کر ہر مکر و فریب اور اتہام سے کام لیا ہے۔ (پیغام صلح ۸ اگست ۱۹۵۶ء۔ ایڈیٹر)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری اولاد کے متعلق نائب صدر منکرینِ خلافت نے لکھا:۔

"مصلحتِ ایزدی نے اسکی تمام جسمانی اولاد کو اس کی اصلی تعلیمات سے محروم کر دیا اور وہ اس کی اصلی رُوح سے دُور جا پڑے۔"

حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی ذریتِ طیبہ کے متعلق فرماتے ہیں ؎

مری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے

اور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے اولیاء کو اولاد کی بشارت دیتا ہے تو

انہیں صالح اولاد عطا کرنا مقصود ہوتا ہے نیز فرمایا۔

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر تو نے یہ مجھ کو بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پھر فرماتے ہیں:۔

جیسا کہ خدا کے فعل بطور نشان اور میرے واسطہ سے ظہور میں آرہے ہیں۔ اور اولاد بھی نشان ہوگی۔ جیسا کہ خدا نے نیک اور بابرکت اولاد کا وعدہ دیا اور پورا کیا"

(سراج منیر ص۵۷)

پھر تریاق القلوب میں آپ نے تحریر فرمایا کہ خدا نے وعدہ کیا ہے کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا۔ اور وہ ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے"۔

ایسی مبشر اولاد کے متعلق منکرین خلافت کہتے ہیں۔ کہ خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام جسمانی اولاد کو آپ کی اصل تعلیمات سے محروم کر دیا ہے۔ گویا آپ کی جسمانی اولاد روحانی لحاظ سے آپ سے منقطع ہو چکی ہے۔ اور یہ الزام وہی ہے جو پنڈت لیکھرام نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے جواب میں دیا تھا۔ کہ آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائیگی۔

(کلیات آریہ مسافر)

اور سعد اللہ لدھیانوی نے لکھا تھا۔

اخذ یمین وقطع وتین است بہر تو
بے رونقی وسلسلہ ہائے مزوری
اکنوں باصطلاح شما نام ابتر است
آخر بروز حشر دبایں دار خاسری

(رسالہ شہاب ثاقب بر مسیح کاذب)

مگر دنیا جانتی ہے کہ خدا کے مسیح کو ابتر قرار دینے والوں کا کیا حشر ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے پنڈت لیکھرام کو بھی ابتر بنا دیا اس کا ایک ہی لڑکا تھا جو بچپن کی حالت میں مر گیا۔ اسی طرح سعد اللہ لدھیانوی بھی ابتر رہا۔ اس کا بھی ایک لڑکا تھا۔ جس نے جوان ہو کر شادی کی۔ جب اس سے اولاد نہ ہوئی تو دوسری شادی کی۔ لیکن اس سے بھی اولاد نہ ہوئی اور دونو کو اللہ تعالیٰ نے مقطوع النسل بنا دیا۔ انہوں نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ آپ کی ذریت منقطع ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے دونو کی ذریت کو منقطع کر دیا۔ اسی طرح منکرین خلافت سن لیں۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر ذریت طیبہ پر جو حملہ کیا ہے کہ وہ روحانی لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے منقطع ہو چکی ہے۔ اور آپ کی اصلی تعلیمات سے دور ہو گئی ہے۔ اگر وہ اس خیال سے توبہ نہیں کریں گے تو یاد رکھیں کہ ان کی اولادوں کی سلسلہ سے وابستگی بالکل منقطع ہو جائے گی اور وہ الحاد اور دہریت کا شکار ہو جائینگی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت طیبہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں فرمایا کبھی منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ اور وہ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے خبر دی!

کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد

اور محمود مصلح موعود کی قیادت میں جماعت روز بروز ترقی کرے گی۔ اور آخر ایک دن آپ کے اور آپ کے شاگردوں کے ذریعے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ ساری دنیا پڑھیگی۔ اور آپ کے حاسدوں کا گروہ کبھی کامیابی سے ہمکنار نہ ہوگا۔ اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے جب کہ ابھی آپ خلیفہ بھی نہ ہوئے تھے۔ یہ وعدہ کیا تھا کہ

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ کہ میں تیرے پیروؤں کو ان لوگوں پر جو تیری خلافت کا انکار کریں گے۔ ہمیشہ غالب رکھوں گا۔ اس وعدہ الٰہی کی صداقت گذشتہ ۵۲ سال سے ہم مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اور اسی وعدہ کی بنا پر آپ نے آج سے ۴۳ سال قبل منکرین خلافت کو مخاطب کرتے ہوئے یہ اعلان فرمایا تھا۔ کہ تم جتنا زور لگا سکتے ہو لگا لو۔ جتنے پتھر پھینک سکتے ہو پھینک لو۔ شمشیروں سے حملے کر لو۔ مبائعین کو مجھ سے پھیرنے کے لئے حیلوں اور مکر کی زنجیریں استعمال کر لو۔ لیکن

پھر بھی مغلوب رہو گے مرے تا یوم البعث
یہ ہے تقدیر خداوند کی تقدیروں سے
ماننے والے مرے بڑھ کے رہیں گے تم سے
یہ قضا وہ ہے جو بدلے گی نہ تدبیروں سے
مجھ کو حاصل نہ اگر ہوتی خدا کی امداد
کب کے تم چھید چکے ہوتے مجھے تیروں سے
جن کی تائید میں مولیٰ ہوا نہیں کسی کا ڈر
کبھی صیاد بھی ڈر سکتے ہیں نخچیروں سے

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

حضرت عرفانی رضی اللہ عنہ کی یاد میں

رخصت ہوا جہان سے عرفانیٔ کبیر
تھی روح جس کی نورِ محبت سے مستنیر

جس نے کیا جہاد قلم کا تمام عمر
وہ بارگاہِ مہدی موعود کا دبیر

بازو جسے مسیح نے اپنا دیا قرار
اس "الحکم" کا تھا وہ سراپا وزیر

تھی سلسلے کے درد کی دولت اُسے ملی
دنیاوی اعتبار سے گو تھا وہ اک فقیر

کونین کی تھیں نعمتیں گویا اسے نصیب
بخشا تھا اُس کو صحبتِ مہدی نے وہ ضمیر

بے باک تھا نڈر تھا صداقت شعار تھا
حق گوئی کی تھا تیغِ برہنہ وہ مردِ پیر

وہ بزمِ اولینِ صحابہ کا فرد تھا
"حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا"

طے کر لیا ہے روح نے اپنا سفر بخیر
پہنچا ہے مر کے آخری منزل پہ راہ گیر

آئینِ مرگ میں نہیں ملحوظ امتیاز
ہے موت کا شکار گدا اگر ہو یا امیر

ہے خوش نصیب وہ جو اٹھا دارالمرام
بزمِ جہاں سے یوں تو گذرنا ہے ناگزیر

منزل بہ منزل آگے ہی آگے ہیں جا رہے
ہے زیست اپنی اصل میں اتمام ناپذیر

ہے داشگاف ہم میں حقیقت تو موت کی
ماتم کی پھر بھی پیٹتے رہتے ہیں ہم لکیر

کہتے ہیں جس کو موت ہے تجدیدِ زندگی
ملتی ہے یونہی جنتِ جاوید زندگی

(میر اللہ بخش تسنیم)

"غزل کا مزاج"

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ڈاکٹر وزیر آغا صاحب کا مقالہ

ربوہ ۱۷ جنوری کل ایک بجے بعد دوپہر تعلیم الاسلام کالج کی بزم اردو کے زیر اہتمام کیمسٹری تھیٹر میں جناب ڈاکٹر وزیر آغا صاحب ایم اے پی ایچ ڈی نے "غزل کا مزاج" کے موضوع پر ایک بلند پایہ مقالہ پڑھا۔ جس میں آپ نے بڑی جامعیت کے ساتھ اردو غزل کی ہیئت اور اس کی خصوصیات کا تجزیہ کیا اور مختلف ادوار میں اس کے رجحانات کو واضح کیا۔ اس ضمن میں آپ نے اردو شعراء کے جو اشعار بطور مثال پیش کئے۔ وہ خاص دلچسپی سے سنے گئے۔ بعد ازاں سامعین کو سوالات کرنے کا موقع بھی دیا گیا۔

آخر میں سامعین کے اصرار پر فاضل مقالہ نگار نے اپنی ایک غزل پیش کی اور جناب تنویر ایڈیٹر الفضل نے اپنی ایک دلچسپ نظم سنائی۔ جو بہت پسند کی گئی۔

صدارت کے فرائض پروفیسر نصیر احمد خان صاحب ایم ایس سی نے سرانجام دیئے۔

اذکروا موتٰکم بالخیر

(از چوہدری جمال الدین احمد صاحب چنیوٹ)

میرے خسر محترم چوہدری محمد ابراہیم خانصاحب (ساکن موضع بگول نزد قادیان حال مقیم غلہ منڈی جڑانوالہ شہر) مؤرخہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۷ء بروز ہفتہ بعمر ۶۰ سال ۸ بجے صبح مختصر علالت کے بعد میو ہسپتال لاہور میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو ربوہ میں بطور امانت دفن کیا گیا۔

قبول احمدیت

آپ بچپن سے ہی صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور اوائل شباب میں ہی احمدیت کی آغوش میں آگئے اور تمام عمر اخلاص اور جوش کے ساتھ احمدیت سے وابستہ رہے متقیانہ زندگی گزاری۔

جوش تبلیغ اور خدمت سلسلہ

آپ بڑے جوش اور حقیقی تڑپ کے ساتھ تبلیغ کرتے تھے۔ کبھی کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ ہر طبقہ اور مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچاتے کتب تقسیم کرتے اور تبادلہ خیالات کرتے رہتے تھے۔ جلسہ سالانہ پر اپنے اقارب کے علاوہ تحقیق کرنے والوں کو لے جایا کرتے تھے۔ آپ کا طرز بیان سادہ اور دلکش ہوتا تھا۔ تقریباً ۲۰ سال تک علاقہ جڑانوالہ میں بسلسلہ کاروبار رہے تھے اور ایک ذیل کے سربراہ ذیلدار کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ اس زمانہ میں یہاں آپ اکیلے احمدی تھے۔ پھر ایک احمدی دوست مکرم ڈاکٹر سید محمد شفیع صاحب تبدیل ہو کر یہاں تعینات ہو گئے اور تبلیغی سرگرمیاں تیز ہو گئیں۔ اردگرد کے دیہات میں تعلق پیدا کر کے اِکّا دکّا احمدیوں کو منظم کیا اور جماعت قائم کر لی اور عرصہ دراز تک "امیر جماعت" اور "سیکرٹری مال" کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ قادیان سے جملہ انتظامی امور اور تبلیغ وغیرہ کے سلسلے میں ہدایات حاصل کر کے جماعت میں بیداری اور جوش پیدا کرتے رہے۔ تقسیم ملک سے قبل جڑانوالہ میں ہندو سکھ اور دیگر غیر مسلم زوروں پر تھے۔ بلدیہ اور غلہ منڈی میں مسلمانوں کی کوئی حیثیت نہ تھی اور مذہبی لحاظ سے مسلمان کھلے بندوں غیر مسلم اقوام سے مذہبی امور پر بحث یا مناظرے کرنے سے گریز کرتے تھے۔ ان حالات میں آپ اپنے ذاتی مصارف کے ساتھ مرکز سے علماء بلواتے اور ...

جلسے کرواتے۔ آریوں سے مناظرے کرواتے اور غیر اقوام پر اسلام کی فوقیت اور برتری ثابت کرتے۔ پھر آپ کی کوششوں اور انہماک کے ذریعہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے بھی منعقد ہوئے۔ جناب میاں عبدالباری صاحب ایم۔ پی۔ اے نے بھی بعض دفعہ ان جلسوں کی صدارت فرمائی اور غیر مسلم اکابرین نے بھی سٹیج پر آکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ حمیدہ کا اعتراف کیا۔ الغرض جڑانوالہ میں تقسیم ملک سے قبل سالہا سال تک اسلام و احمدیت کی تبلیغ آپ کے نڈر اور بے خوف وجود سے وابستہ رہی۔

حضرت مسیح پاک علیہ السلام سے عشق

آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ عشق تھا۔ مجھ سے ایک دفعہ ذکر کیا۔ میں اپنی تمام دعاؤں میں حضور اور حضور کے خاندان کے جملہ افراد کو مقدم رکھتا ہوں اس کے بعد سلسلہ کی ترقی، مبلغین، درویشانِ قادیان کے لئے اور دوسرے حاجت مندوں کے لئے پھر اپنے گھر اور اقارب کی ضروریات کے لئے دعا کرتا ہوں۔

جب آپ موضع بگول نزد قادیان میں رہائش پذیر تھے تو حضور کے خاندان کے متعدد افراد تفریح و شکار کے لئے بیٹ بیاس جاتے ہوئے آپ کے ہاں ٹھہرا کرتے تھے۔ موضع بگول میں آپ کا گھرانا ایک معزز اور صاف ستھرا مقام تھا۔ ایک دفعہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی آپ کے ہاں تشریف لے گئے اور آپ کے صاف ستھرے گھر کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے پھر حضور نے اپنی ایک تقریر میں آپ کے گھر کی صفائی کا بطور مثال خاص طور پر ذکر فرمایا کہ دیہات میں بھی اگر انسان چاہے تو صاف ستھرا رہ سکتا ہے۔

باعمل احمدی

ایک پارسا اور عابد و زاہد احمدی کی حیثیت سے آپ نے غلہ منڈی کے بیوپاریوں اور بیرونی تاجروں و زمینداروں میں ایک خاص اور ممتاز مقام حاصل کر لیا تھا۔ لین دین اور کاروبار میں ایک بے داغ دیانتداری اور معاملہ کی صفائی آپ کا شعار اور خاص وصف تھا۔ اردگرد کے دیہات کے اور دور دراز کے ضرورتمند لوگ اپنی ضروریات کے لئے ... بدون

روپیہ بغیر کسی تحریر کے آپ کے پاس بطور امانت رکھوا جاتے۔ زمیندار اپنی فاضل روپیہ آپ کے پاس بطور امانت چھوڑ جاتے اور جب ضرورت ہوتی واپس لے جاتے۔ دیہات کے لوگوں کو اگر زیور بھی بنوانے ہوتے تو آپ کے ذریعہ بنواتے

خدمتِ خلق اور انسانی ہمدردی

آپ خدمت خلق اور انسانی ہمدردی کا جذبہ رکھتے تھے۔ حاجت مندوں کی ضروریات حتی المقدور پوری کرتے اور دکھ درد۔ شادی غمی میں کام آتے۔ دوستوں اور احباب میں مقبول تھے۔ لوگ اپنے گھریلو اور نجی تنازعات میں بھی آپ کو ثالث بنا کر فیصلے کروایا کرتے تھے۔ چنانچہ علاقہ ننکانہ صاحب کی طرف ایک تنازعہ میں ثالث کا فرض ادا کرنے کے لئے ہی جا رہے تھے کہ ننکانہ صاحب پہنچ کر بیمار ہو گئے اور چارپائی پر واپس لائے گئے۔ اور یہی علالت چند روز بعد آپ کی زندگی کا انجام بن گئی۔ غریب نادار، مظلوم و بے سہارا افراد کی امداد کے لئے آپ ہمیشہ مستعد رہے۔ ظلم کرنے والا خواہ کتنا ہی بڑا اور جابر ہو۔ آپ بلا خوف اس کے مقابل آجاتے تھے۔ اور مظلوم کی ہر طرح امداد کرتے

تحمل اور بردباری

آپ تحمل اور بردباری کے ساتھ تلخ باتیں بھی برداشت کر جایا کرتے تھے۔ اگر کسی کے ساتھ کوئی سخت بات آپ کی طرف ہو جاتی تو خود پہل کر کے اس کے گھر جا کر معافی مانگ لیا کرتے۔ غرضیکہ آپ کا قول و فعل اپنے ماحول میں ایک نمونہ تھا۔

چندہ جات اور فرائض کی ادائیگی

ہر جمعہ آپ چک ۲۵ گ۔ب میں اپنے بچوں اور اقارب میں جا کر پڑھایا کرتے۔ اور ہمیشہ ہی خطبہ جمعہ میں اسلامی شعار کی پابندی اور نمازوں کی ادائیگی پر زور دیتے تھے۔ چک مذکور میں بھی جماعت قائم کی اور وہاں اور جڑانوالہ شہر ہر دو جماعتوں میں اپنی آمد کے مطابق چندہ جات ادا کرتے رہے اور ہر تحریک میں جوش اور باقاعدگی سے حصہ لیتے۔ یورپ کی مساجد کے چندوں میں بھی شامل ہوئے اور تحریک جدید میں بھی۔

خاص قربانی

احمدیت کی خاطر بڑے بڑے رشتہ داروں سے بھی تعلق توڑ لئے۔

اور اپنی لڑکیوں کے لئے احمدی رشتوں کو ہر حال میں مقدم رکھا اور اس معاملہ میں بہت سی پریشانیوں اور دکھوں کے باوجود استقلال دکھایا اور ہر قسم کے حالات پر صبر کیا۔

ایک کشف

ایک دفعہ آپ میعادی بخار سے علیل ہو کر از حد لاغر ہو گئے۔ جس روز بخار اترا تو دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ لڑکیوں نے پریشان ہو کر وجہ دریافت کی تو بتایا کہ میں نے کشفی حالت میں دیکھا ہے کہ ایک عدالت لگی ہوئی ہے اور بار بار گھنٹی بجتی ہے اور لوگ باری باری پیش ہوتے ہیں۔ جب میں پیش ہوا تو مجھے کہا گیا "اے میرے بندے! مجھ سے مانگ تو کیا چاہتا ہے" اس پر میں نے کہا "میں اپنی بخشش چاہتا ہوں" اس پر گھنٹی بجی اور میرا وقت ختم ہو گیا۔ اب میری آنکھوں سے آنسو اس لئے جاری ہیں کہ کاش مجھے اور وقت ملتا اور میں اپنے والدین کے لئے بھی بخشش مانگ لیتا۔ یہ واقعہ آپ نے خود مجھ سے بیان کیا۔

پسماندگان

آپ کے پسماندگان میں چار لڑکیاں ایک بھتیجی (جس کو آپ نے ہی پالا اور شادی کی) اور ایک لڑکا ہے۔ تین لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ آپ کا کاروبار بہت وسیع تھا۔ ذمہ داریوں کا بوجھ بہت زیادہ ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور ان سے محبت رکھنے والے جملہ احباب سے التجا ہے کہ ہم سب کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ہمارا خود کفیل ہو۔ اور ہر قسم کے مصائب اور پریشانیوں سے بچائے اور نجات دلے اور صبر و رضا کی توفیق دے۔ اور مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند تر درجات عطا فرمائے۔ آمین

محترم خادم صاحب مرحوم کی وفات پر تعزیتی قراردادیں

کیمبل پور

مؤرخہ ۱۰ کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ کیمبل پور میں ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب امیر جماعت منعقد ہوا۔ بالاتفاق آرا تمام دوستوں نے جماعت احمدیہ کے بہادر سپاہی ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی بے وقت وفات پر اظہار ہمدردی کے طور پر ریزولیشن پاس کیا۔ ملک صاحب مرحوم کی وفات سے جماعت میں ایک بھاری خلا پیدا ہو گیا ہے اور ان کے خاندان کے علاوہ تمام جماعت کو بھی اس کا بہت صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ہر لحاظ سے ان کا حامی و ناصر ہو۔ جماعت نے ان کا غائبانہ جنازہ بھی پڑھا۔ (محمد صدیق عفا اللہ عنہ نائب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع اٹک)

شیخوپورہ

یہ اجلاس سلسلہ احمدیہ کے پُرجوش اور بے خوف مجاہد و ممتاز عالم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی بے وقت وفات پر اپنے دلی دُکھ اور رنج کا اظہار کرتا ہے اور آپ کی بے لوث خدمت کے باعث آپ کی جُدائی کو قومی اور جماعتی صدمہ سمجھتا ہے اور دُعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم خادم صاحب کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرماوے۔

نیز یہ اجلاس حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور ملک صاحب مرحوم کے خاندان سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ مولا کریم مرحوم کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماوے اور ان کی والدہ، بیوی اور دیگر عزیزان کا دین و دنیا میں ہر طرح محافظ و ناصر ہو۔ آمین (حکیم مرغوب اللہ سیکرٹری جماعت احمدیہ شیخوپورہ۔)

حافظ آباد

جماعت احمدیہ حافظ آباد کا یہ اجلاس مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم مرحوم کی ناگہانی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم، دلی ہمدردی اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ خادم صاحب خادم احمدیت و اسلام ہونے کے لحاظ سے اسم بامسمٰے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممتاز عالم، پُرجوش مبلغ، احمدیت کے بہادر فرزند، نڈر مجاہد اور دینی و دنیوی لحاظ سے بلند پایہ اور کامیاب وکیل تھے۔ جماعت احمدیہ حافظ آباد ان کی وفات کو ایک بہت بڑا قومی نقصان تصور کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس خلا کو دُور فرما کر جماعت کو نعم البدل عطا فرمائے۔ جماعت احمدیہ حافظ آباد ملک صاحب مرحوم کے جملہ خویش و اقارب اہل و عیال اور لواحقین اور ہمدردان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتی اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتی ہے کہ وہ قوم کے اس بے لوث اور پُرجوش خادم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کا خود کفیل و کارساز اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین (حکیم محمد لطیف)

سانگلہ ہل

ہم ممبران جماعت احمدیہ سانگلہ ہل مکرم خادم صاحب مرحوم کے خدمات عالیہ کا اعتراف کرتے ہیں۔ اور دُعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کی بارش ان کی روح پر فرمائے رکھے۔ اور مرحوم کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے دست بدعا ہیں کہ وہ پاک ذات ان کو صبر عظیم عطا کرے

ڈی ایم۔ سمیع احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد سانگلہ ہل

اوکاڑہ

جماعت احمدیہ اوکاڑہ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی وفات حسرت آیات پر دلی افسوس اور قلبی رنج کا اظہار کرتی ہے اور اس کو قومی اور جماعتی صدمہ یقین کرتی ہے۔ محترم خادم صاحب مرحوم اسلام اور احمدیت کے ایک پرجوش و مخلص مبلغ اور دلیر و کامیاب مجاہد تھے۔

دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ ملک صاحب مرحوم کو اپنے قرب میں بلند ترین مقام عطا فرمائے۔ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ اور ان کا ہر طرح سے حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ فقط (سیکرٹری جماعت احمدیہ اوکاڑہ)

ٹیکسلا

جماعت احمدیہ ٹیکسلا ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی بے وقت وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ خادم صاحب سلسلہ کے ایک بہادر مبلغ تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ خادم صاحب جیسے مبلغ اور جماعت کو عطا کرے۔ اور انکے لواحقین کو صبر جمیل دے (ڈاکٹر مظفر احمد خان پریذیڈنٹ)

وعدوں کی آخری میعاد
اور
ادا کرنیوالوں کے نام

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں کے طفیل تحریک جدید کا چندہ سال ۵۸-۱۹۵۷ء ۲۳ وعدہ کے ساتھ ہی ادا کر چکے ہیں۔ اور وہ جلسہ سالانہ تک داخل بھی ہو چکا ہے۔ جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء تک ادا کرنے والوں کے نام اخبار الفضل کی سات قسطوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ۔

مگر ایام جلسہ سالانہ میں بعض عہدہ داران نے کہا۔ کہ ہم اپنی فہرست مکمل جنوری میں ارسال کر سکیں گے۔ مہلت دی جاتے ——— لہٰذا جو شہری جماعتیں یا زمیندار جماعتیں اپنے وعدے پورے مرکز میں نہیں ارسال کر سکی ہیں۔ وہ اس ماہ جنوری کے آخر تک اپنی فہرست مکمل کر لیں۔ اور جو جماعتیں یا ان کے وعدہ کرنے والے دوست ۳۱ جنوری تک اپنا وعدہ سو فیصدی ادا کر لیں گے۔ چونکہ وہ وعدوں کی میعاد کے اندر ادا کرنے والے ہیں۔ اس لئے آخری جنوری تک جس قدر احباب کے وعدے سو فی صدی ادا ہو جائیں گے۔ ان سب کے نام حسب معمول حضور میں دعا کے لئے پیش کر کے فروری کے پہلے عشرہ میں انشاء اللہ شائع بھی کرنے کی کوشش کی جائیگی کیونکہ انہوں نے بھی اپنے مقدس امام کے ارشاد کی تعمیل میں اپنا چندہ وعدے کے ساتھ ہی ادا کر دیا۔ اس لئے ان کا حق ہے کہ ان کے نام حضور میں پیش کر کے اخبار میں بھی شائع کر دیئے جائیں۔

پس احباب کرام اس میعاد تک وعدے سو فی صدی ادا کرنے کی جدوجہد کریں

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

بعض اضلاع میں حسب فیصلہ مجلس شوریٰ انصار ۱۹۵۵ء تنظیم انصار کے متعلق ضلعوار نظام ابھی تک قائم نہیں ہوا۔ یعنی زعیم اور نائب زعیم ضلع کا انتخاب نہیں ہوا اس بارے میں دفتر ہذا سے ان اضلاع کے امراء صاحبان کو بتاکید لکھا گیا ہے۔ جہاں پر ابھی یہ نظام قائم نہیں ہوا۔ وہ ۱۵ فروری ۱۹۵۸ء تک کوئی تاریخ مقرر کر کے ضلع کی مجالس انصار کے زعماء صاحبان کو بلا کر زعیم اور نائب زعیم ضلع کا انتخاب کرائیں اس لئے ایسے اضلاع کے زعماء صاحبان کو تاکید کی جاتی ہے کہ جب بھی ان کے امیر ضلع انتخاب کے لئے بلائیں بلا توقف ان کے پاس پہنچ جائیں تا ان کے ضلع میں جلد سے جلد تنظیم انصار کا نظام قائم ہو جائے۔

(نائب صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ)

اعلان دارالقضاء

محترمہ حنیفہ بی بی صاحبہ احمدی بیوہ مکرم محمد عبداللہ صاحب ولد الٰہی بخش صاحب امرتسری ساکن چک ۹۹ ر ب (ڈیکا جنڈیالہ) ضلع لائل پور نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مرحوم کی امانت تحریک جدید میں ۲۵۰۰/- روپے (پچیس صد روپے) جمع ہیں۔ اس میں سے ۵۰/- روپے ماہوار کے حساب سے مجھے برائے اخراجات خود و نیز بچگان نابالغان دئے جائیں۔ پس اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو۔ تو ایک ماہ تک اطلاع دیں

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ (قرآن مجید)

(نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو)

مبارک ہیں وہ لوگ جو اس زمانہ میں جبکہ باقی تمام لوگ کیا چھوٹے اور کیا بڑے - امیر ہوں یا غریب سب کے سب دنیوی عیش و آرام کے پیچھے سرگرداں ہیں - یہ لوگ اپنے مولا کی رضا ڈھونڈنے اور اپنی عاقبت سنوارنے کی فکر میں ہیں - درحقیقت یہی لوگ اپنے رب کی بھیجی ہوئی ہدایت پر قائم ہیں اور انجام کار یہی کامیاب ہوں گے - ان کے پیش نظر یہ مقصد نہیں کہ زیادہ مال و دولت جمع کر کے دوسروں پر اپنی شان و شوکت کا رعب گانٹھیں یا اپنے اثر و رسوخ کو بڑھا کر دنیاوی ترقی کے ذرائع پر قبضہ کریں - انہیں اگر غم ہے تو یہ کہ نیکیوں میں ان سے کوئی دوسرا شخص بازی نہ لے جائے - اس طرح وہ نہ صرف اپنے لئے امن اور چین کی زندگی بسر کرنے کی داغ بیل ڈال رہے ہیں - بلکہ خدمت خلق کی اس شاہراہ پر گامزن ہیں - جو اس کرۂ ارض کی تمام مخلوق کو دردناک عذاب سے رہائی دلانے کا واحد ذریعہ ہے - اس دردناک عذاب سے جس کے تصور سے آج بڑی سے بڑی طاقتور قومیں بھی پریشان اور ہراساں ہیں - یہ راستہ اللہ تعالےٰ کا بتایا ہوا ہے (سورۃ صف) اور اس کے فضل سے ہمیں اپنے مال اور اپنی جانیں اللہ کی راہ میں قربان کرنے کی توفیق مل رہی ہے پس ہمیں چاہیئے کہ اس احسان کے شکرانہ میں اپنی قربانی کے معیار کو بڑھاتے چلے جائیں۔

احباب کی اطلاع کے لئے بڑی بڑی جماعتوں کے لازمی چندوں کی وصولی کا نقشہ قبل ازیں شائع کیا جا چکا ہے (ملاحظہ ہو اخبار الفضل مورخہ ۷ جنوری) جن جماعتوں کا بجٹ ایک ہزار اور دو ہزار روپیہ کے درمیان ہے - ان کی وصولی کا نقشہ درج ذیل ہے - اس نقشہ میں سال رواں کے پورے بجٹ کے مقابلہ میں پہلے آٹھ ماہ یعنی ۳۱ دسمبر ۱۹۵۷ء تک کی وصولی فیصدی کی شکل میں دکھائی گئی ہے - فیصدی وصولی نکالنے کے لئے سابقہ سالوں کے بقایاجات حساب میں نہیں لئے گئے - لیکن احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ پچھلے بقاؤں کی وصولی اتنی ہی لازمی اور ضروری ہے - جتنی کہ سال رواں کے بجٹ کی وصولی جن جماعتوں کے ذمہ کسی مد کا بہت بقایا ہے ان کے سامنے یہ # نشان لگایا گیا ہے - جن جماعتوں کی چندہ عام اور حصہ آمد کی وصولی ۶۶ فیصدی یا اس سے اوپر ہے - انہوں نے ان مدات کا تدریجی بجٹ پورا کر دیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء!

چندہ جلسہ سالانہ اس وقت تک سو فیصدی وصول ہو جانا چاہیئے تھا - لیکن اس مد میں بہت کمی ہے اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ بخیر و خوبی منعقد ہو چکا - اب اس کے اخراجات کے بل ادا کرنے باقی ہیں - اس میں شبہ نہیں کہ اس سال چندہ جلسہ سالانہ کی اس وقت تک کی وصولی پچھلے سال کی اسی وقت تک کی وصولی سے زیادہ ہے - لیکن بجٹ کے مقابلہ میں بہت کم ہے - علاوہ ازاں اس سال زائرین کی تعداد بھی زیادہ تھی اور جنسوں کی غیر معمولی گرانی کی وجہ سے خرچ اور بھی زیادہ بڑھ گیا ہے - پس اس چندہ کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے - براہ مہربانی وصول شدہ رقم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرا دی جاوے تا جلسہ سالانہ کا خرچ پورا ہو سکے - اسی طرح چندہ عام اور حصہ آمد کی وصولی کے لئے پوری پوری کوشش ہونی چاہیئے - اس وقت تک ان چندوں کی وصولی میں جو ادائیگی ہوئی ہے وہ سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے لئے کافی نہیں پس میں تمام عہدہ داروں سے بھی اور دوسرے تمام احباب سے بھی التجا کرتا ہوں کہ سال کے باقی چار مہینے ان چندوں کی وصولی کے لئے وقف کر دیں - اور ہر جماعت اپنا سال رواں کا بجٹ بھی پورا کر دے - اور اگر کوئی پچھلے بقائے ہوں - تو ان کا بھی ایک بڑا حصہ وصول کر لے -

جن جماعتوں پر یہ ⊗ نشان لگایا گیا ہے - ان کا سال رواں کا بجٹ موصول نہیں ہوا - ان کی فیصدی وصولی پچھلے سال کے بجٹ کے مقابلہ میں دکھائی گئی ہے گویا ان کی وصولی کے اعداد و شمار محض ایک اندازہ ہیں - ان جماعتوں کو اپنے بجٹ بھجوانے میں مزید دیر نہیں کرنی چاہیئے -

ناظر بیت المال - ربوہ

نمبر ترتیب بلحاظ وصولی	نام جماعت	فیصدی وصولی: چندہ عام و حصہ آمد	فیصدی وصولی: چندہ جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب بلحاظ وصولی	نام جماعت	فیصدی وصولی: چندہ عام و حصہ آمد	فیصدی وصولی: چندہ جلسہ سالانہ
۱	ظفر آباد دینہ لاہی	۲۴۰	۲۹۸	۲	گوٹھ حاجی فقرالدین	۱۵۲	۱۵۱
۳	گوٹھ امام بخش	۲۵	۲۱۷	۴	مانگٹ اونچے	۱۲۲#	۱۰۰#
۵	ربیو کے	۱۰۳	۱۰۱	۶	دادھن	۹۷	۱۰۰
۷	مانسہرہ	۹۱	۱۰۲	۸	گوٹھ جلال دین	۹۴	۸۹
۹	قلعہ صوبا سنگھ	۸۰	۱۰۳	۱۰	چک سکندر	۹۸	۸۳#
۱۱	چک ۹۸ ش	۹۵	۸۶	۱۲	موسے والا	۵۶	۱۱۵
۱۳	۸۸ ج-ب چھیانہ	۶۶	۱۰۵	۱۴	چک ۲۲۵ E.B	۶۶	۹۷
۱۵	گوجرخان	۹۰	۷۲#	۱۶	چک ۶ / 11-L	۶۹	۹۳
۱۷	نور نگر فارم	۵۳	۱۰۴	۱۸	کوٹ فتح خان ⊗	۵۹	۹۳
۱۹	کوٹ مومن	۶۲	۹۰#	۲۰	عزیز پور ڈوگری ⊗	۷۱	۷۷
۲۱	نبی سر روڈ	۷۳	۷۰	۲۲	گھٹیالیاں ہائی سکول	۷۲	۶۸
۲۳	مرالہ	۷۰	۷۰#	۲۴	گھوگھیاٹ	۶۴	۷۵
۲۵	ڈگری گھمن	۸۱	۵۸	۲۶	سانگھڑ	۶۷	۷۱
۲۷	چک ۹۹ ش	۴۱	۹۷	۲۸	چک ۹۳ / 6.R	۷۱#	۶۳#
۲۹	بیرانج کالونی	۴۹	۴۲	۳۰	گوٹھ نبھتے خاں	۴۱	۸۷#
۳۱	میرپور کشمیر	۵۶	۷۰	۳۲	خانانوالی سیانوالی	۷۰#	۵۲#
۳۳	دارنہ زیدکا	۶۱#	۴۰	۳۴	خوشاب	۵۵	۶۶
۳۵	۵۵ / ۲۰۷ محمود پور ⊗	۵۶	۶۵#	۳۶	چک ۳۶ ج	۴۷	۴۷#
۳۷	۴۹ ذوال کوٹ	۴۵	۷۱	۳۸	منڈی بورے والا	۳۴	۷۱
۳۹	نوکوٹ	۳۱	۸۳	۴۰	گکھڑ منڈی	۴۰	۷۱#
۴۱	پنڈ دادنخان	۵۳	۵۸	۴۲	چھور کاہلواں	۴۰	۶۸
۴۳	۱۲۷ / R.B بہلولپور ⊗	۴۶#	۶۱#	۴۴	دھیر کے کلاں	۴۸	۵۵
۴۵	ڈگری (سندھ)	۴۰	۶۱	۴۶	۱۹۲ مراد	۵۶	۴۳
۴۷	احمد آباد اسٹیٹ	۶۳#	۳۵#	۴۸	سمبڑیال	۵۷	۳۸#
۴۹	۱۱۷ چک چھور	۴۱	۵۴	۵۰	جوہر آباد	۵۰#	۴۱#
۵۱	بتوں	۶۰	۳۰	۵۲	لیہ	۳۸	۵۰
۵۳	نور آباد اسٹیٹ	۲۸	۵۹	۵۴	نصرت آباد اسٹیٹ	۵۷#	۲۹
۵۵	رسالپور	۴۷#	۳۵#	۵۶	اددحمہ	۵۰#	۳۱#
۵۷	چکوال	۶۶	۱۵#	۵۸	بالاکوٹ	۲۶	۵۵
۵۹	چک ۱۱ ج	۲۷#	۵۳#	۶۰	شیخ پور	۴۸#	۳۲#
۶۱	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۳۸	۴۱	۶۲	پاک پٹن ⊗	۳۸	۳۹#
۶۳	چک ۳۳ ۲-ج	۱۸	۵۹#	۶۴	دارالیمن (ربوہ)	۳۰	۴۶
۶۵	۲۷۶ / R.B گھوکھووال	۴۸#	۱۹#	۶۶	ننکانہ صاحب	۳۵#	۲۹#
۶۷	چک ۳۵ ج	۲۷	۴۳	۶۸	گلگت	۵۴	۷
۶۹	کوٹ فرزند علی چک	۱۶	۴۴	۷۰	گھارو	۳۴	۲۶
۷۱	احمد نگر	۲۸	۳۱	۷۲	محمود آباد (جہلم)	۳۶#	۲۲#
۷۳	چک ۱۴۵ / 100-R	۴۳#	۱۲#	۷۴	۱۲۱ گوکھووال	۱۹	۳۶
۷۵	باٹا پور	۴۶#	۶#	۷۶	بھیرہ	۳۸#	۱۴
۷۷	چک ۹ پنیار	۹#	۴۴#	۷۸	چونڈہ	۳۱	۱۹
۷۹	علی پور مظفرگڑھ ⊗	۳۳	۱۶#	۸۰	کوہ مری	۴۱	۳#
۸۱	عارف والا	۱۴#	۲۷#	۸۲	چک ۵۶۵ گ-ب	۱۹#	۲۲#
۸۳	کوٹھیانوالہ جیون ٹھٹھہ سنگھ	۳۷	×	۸۴	مسن باڈہ ⊗	۱۰#	۲۵#
۸۵	ڈھرکی	۱۹	۱۵#	۸۶	لاڑکانہ ⊗	۱۳#	۱۵#
۸۷	برہمن بڑیہ (مشرقی پاکستان) ⊗	۱۶#	۶#	۸۸	وہاڑی منڈی	۷#	۲#
۸۹	۱۳۲ لیاقت پور ⊗	۱#	۱#	۹۰	میمن سنگھ (مشرقی پاکستان) ⊗	۲#	×#
۹۱	کروڑا (مشرقی پاکستان)	۲#	×	۹۲	جوڑا	½	×
۹۳	پنچاگرہ مشرقی پاکستان ⊗	×#	×#				

(ناظر بیت المال ربوہ)

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مجھے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۲۰ جنوری ۱۹۵۸ء کے دو بجے بعد دوپہر تک نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ کے مطابق فیصدی شرح پر مبنی ازسر نو سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

یہ ٹنڈر مقررہ فارموں پر (جو میرے دفتر سے بحساب ایک روپیہ فی فارم تاریخ مذکورہ بالا کے ایک بجے بعد دوپہر تک مل سکتے ہیں) پیش کئے جانے چاہئیں۔ آمدہ ٹنڈر ۲۰ جنوری کو ہی اڑھائی بجے بعد دوپہر حاضرین کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نوعیت کام	تخمینہ لاگت	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	عرصہ تکمیل کام
گروپ (ا)			
(۱) قلعہ شیخوپورہ / I.O.W کے لئے چار لاکھ اینٹ درجہ دوم مطابق نمونہ ریلوے سپلائی کرنا۔	۱۶ ہزار روپیہ	چار سو روپیہ	۳۱ مارچ ۱۹۵۸ء
(۲) لالہ موسیٰ میں جہاں ڈبل لائن ختم ہوتی ہے شاہدرہ اور کالا شاہ کاکو ریلوے سٹیشنوں کے درمیان میل ۴/۶۷-۵ میں واقع پل نمبر ۸ کے چھ آرچ نمبر ۳۱ تا نمبر ۳۶ دوبارہ تعمیر کرنا۔ (معہ مزدوری مواد اور اینٹیں)	۷۰۰۰۰/- ستر ہزار روپیہ	۱۴۰۰/- چودہ سو روپیہ	۲ ماہ
(۳) گیٹ کوارٹرز چک نمبر ۲ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں دو سانگل پل میں چار تعمیر کرنا (اس غرض کے لئے اینٹیں ادارہ ریلوے کی طرف سے مہیا کی جائیں گی)	۹۵۰۰/- ساڑھے نو ہزار روپیہ	۲۰۰/- دو سو روپیہ	۲ ماہ
گروپ (ب)			
(۱) G.R.T میں ریلوے میل سروس آفس تیار کرنا (۲) امین آباد میں سٹاف کوارٹرز درجہ چہارم کے دو یونٹ تیار کرنا (خشت بذمہ ٹھیکیدار) (۳) ٹھاری سانسی میں سٹاف کوارٹرز درجہ چہارم کے چار یونٹ تیار کرنا (خشت بذمہ ٹھیکیدار) (۴) کاموکے میں سلیپروں سے بنے ہوئے تین شکستہ کوارٹروں کو گرا کر ان کی جگہ تین پختہ کوارٹرز تعمیر کرنا (خشت بذمہ ٹھیکیدار)	۱۸۰۰۰/- اٹھارہ ہزار روپیہ	۳۶۰/- روپے	۳۱ مارچ ۱۹۵۸ء

مذکورہ بالا کاموں کے لئے صرف وہی ٹھیکیدار ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں جن کے نام ڈویژن ہذا کے منظور شدہ ٹھیکیداران کی فہرست میں درج ہیں۔

وہ ٹھیکیدار جن کے نام اس فہرست میں درج نہیں وہ اپنی مالی پوزیشن اور سابقہ تجربہ کے متعلق ۲۰ جنوری ۱۹۵۸ء تک سرٹیفکیٹ پیش کر کے اپنے نام اس فہرست میں درج کروا سکتے اور ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں۔ مفصل شرائط و ہدایات اور نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ میرے دفتر میں روزانہ کاروباری اوقات کے اندر ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

ادارہ ریلوے اس بات کا ہرگز ہرگز پابند نہیں کہ وہ کوئی کم سے کم ٹنڈر یا کوئی خاص ٹنڈر ضرور بالضرور منظور کرے۔

گروپ الف کے کام نمبر ۱ کے لئے اینٹیں سپلائی کرنے والے ٹھیکیداروں کا فرض ہوگا کہ وہ کام کے انچارجوں کے گوداموں میں یا مقام عمل یعنی قلعہ شیخوپورہ والہ برٹن اور ننکانہ صاحب میں اینٹیں ترتیب سے لگوائیں۔

اس غرض کے لئے ادارہ ریلوے کی طرف سے اخراجات نقل و حمل علیحدہ ادا نہیں کئے جائیں گے۔ لہٰذا ٹنڈر پیش کرتے وقت اس بات کو ملحوظ رکھا جائے۔

ٹھیکیدار کے لئے مفید ہوگا کہ وہ زرضمانت ڈویژنل پے ماسٹر صاحب این ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۲۰ جنوری ۱۹۵۸ء سے قبل جمع کروا دیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ۔ لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

۱۔ مجھے مندرجہ ذیل کام کے لئے ۲۲ جنوری ۱۹۵۸ء کے دو بجے بعد دوپہر تک مقررہ فارموں پر (جو میرے دفتر سے مذکورہ بالا دن کے ایک بجے بعد دوپہر تک بحساب ایک روپیہ فی فارم مل سکتے ہیں) نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ کے مطابق فیصدی شرح پر مبنی سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

آمدہ ٹنڈر اسی روز یعنی ۲۲ جنوری کو ہی اڑھائی بجے بعد دوپہر حاضرین کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نوعیت کام	تخمینہ لاگت	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کروانا ہوگا	عرصہ تکمیل کام
نشاط آباد میں ایک نئے کراسنگ سٹیشن کی تعمیر کے سلسلہ میں نامکمل کام کی تکمیل وغیرہ۔ (اینٹیں بذمہ ٹھیکیدار)	روپیہ ۳۹,۵۰۰	روپیہ ۷۸۰/-	۳۱ مارچ ۵۸ء

۲۔ وہ ٹھیکیدار جن کے نام ڈویژن ہذا (لاہور) کے منظور شدہ ٹھیکیداران کی فہرست میں درج نہیں وہ ۲۲ جنوری ۵۸ء سے قبل اپنی مالی پوزیشن اور سابقہ تجربہ کے متعلق سرٹیفکیٹ پیش کر کے اپنے نام اس فہرست میں درج کروا سکتے اور ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں۔

۳۔ مفصل شروط و ہدایات، نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ اور تخمینہ لاگت وغیرہ میرے دفتر میں روزانہ اوقات عمل میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

ادارہ ریلوے اس بات کا ہرگز ہرگز پابند نہیں کہ وہ کوئی کم سے کم ٹنڈر یا کوئی خاص ٹنڈر ضرور بالضرور منظور کرے۔

ٹھیکیدار کے لئے مفید ہوگا کہ وہ زرضمانت ۲۲ جنوری ۵۸ء سے قبل ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کروا دیں۔

کامیاب ٹھیکیدار کا فرض ہوگا کہ وہ مطلوبہ اینٹیں اپنے خرچ پر مقام عمل پر پہنچائے۔ ادارہ ریلوے کی طرف سے اینٹوں کے اخراجات نقل و حمل علیحدہ طور پر ادا نہیں کئے جائیں گے۔ لہٰذا ٹنڈر پیش کرتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور

وصیت نمبر ۱۴۶۹۱

میں مسماۃ شریفہ بی بی زوجہ عبد العزیز قوم جٹھ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۲۲۶ ج ب کاما گرنٹھ ڈاکخانہ چک نمبر ۲۴۴ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۸/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حق مہر مبلغ ۳۰۰/- روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور کوئی نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں نیز میری بوقت وفات جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد نشان انگوٹھا۔ شریفہ بی بی

گواہ شد اسمٰعیل بقلم خود چک نمبر ۲۲۶ ج ب ڈاکخانہ چک نمبر ۲۴۴ ج۔ب۔ ضلع لائلپور۔

گواہ شد۔ عبد العزیز چک نمبر ۲۲۶ ڈاکخانہ چک نمبر ۲۴۴ خاوند موصیہ مذکور ۱۳/۸/۵۶

درخواست دعا

میری چچی جان بیگم خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب آف کوئٹہ حال مقیم لاہور کا ڈاکٹر کرنل عبد السمیع صاحب نے پیٹ کا اپریشن کر کے رسولیاں نکالی ہیں۔ اپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا۔ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب جماعت دعا فرمائیں۔

(عبد الوکیل خلیفہ ۲۶ لٹن روڈ۔ لاہور)